بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر 12 مدیر: نعیم احمد نیّر کتابت وڈیزائننگ؛ رشید الدین، ماہ تبلیغ۔ ھش، 1386 بمطابق فروری 2007ء شمارہ نمبر 2

ارشاد باری تعالیٰ

(ترجمہ) یقیناً وہ لوگ جنہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا اور ان سے استکبار کیا ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے۔ اور اسی طرح ہم مجرموں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ (سورت الاعراف، آیت ۴۱) (ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا یَدۡخُلُوۡنَ ۔۔۔۔۔۔ (سورت الاعراف، ۴۱) یعنی کُفار جنت میں داخل نہ ہوں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نہ گذر جائے۔ مفسرین اس کا مطلب ظاہری طور پر لیتے ہیں مگر میں یہی کہتا ہوں کہ نجات کے طلبگار کو خدا تعالیٰ کی راہ میں نفس کے شُتر بے مہار کو مجاہدات سے ایسا دُبلا کر دینا چاہیئے کہ وہ سوئی کے ناکہ میں سے گذر جائے۔ جب تک نفس دنیوی لذائذ و شہوانی حظوظ سے موٹا ہوا ہوا ہے تب تک یہ شریعت کی پاک راہ سے گذر کر بہشت میں داخل نہیں ہوسکتا۔ دنیوی لذائذ پر موت وارد کرو اور خوف و خشیت الٰہی سے دُبلے ہو جاؤ تب تم گذر سکو گے اور یہی گذرنا تمھیں جنّت میں پہنچا کر نجاتِ اخروی کا موجب ہوگا۔ (ملفوظات جلد سوم، صفحہ 315)

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جرمنی میں ورود مسعود

مساجد کا سنگ بنیاد اور افتتاح، سینکڑوں ممبران جماعت سے ملاقاتیں، خطبہ جمعہ کی ادائیگی، مجالس عاملہ کو ہدایات،

خلاصہ، رپورٹ
مکرم ظہیر احمد خان صاحب

جماعت جرمنی کی نہایت خوش بختی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس سال دوسری مرتبہ جرمنی کے دورے پر تشریف لائے۔

مورخہ 19 دسمبر 2006ء کو دن کے گیارہ بجکر پچّون منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کار اور دیگر قافلہ جرمنی کے بارڈر پر پہنچا جہاں مکرم امیر صاحب جرمنی اور ان کی عاملہ کے بعض ممبران مکرم مربی انچارج صاحب جرمنی اور مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ جرمنی حضور انور کے استقبال کے لیے موجود تھے۔ حضور انور اپنی کار سے باہر تشریف لائے اور استقبال کے لیے آنے والے جرمنی کے نیز الوداع کرنے کے لیے آنے والے بیلجیئم کے عہدیداران کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ حضور انور کی اجازت سے مکرم امیر صاحب جرمنی نے اہل قافلہ اور دیگر افراد کو کھانا پیش کیا۔ حضور انور نے بھی تھوڑا سا کھانا تناول فرما کر کھانے کو برکت بخشی۔ بارہ بجکر اٹھارہ منٹ پر قافلہ آخن بارڈر سے بیت السبوح فرنکفرٹ کے لیے روانہ ہوا اور قریباً اڑھائی سو کلومیٹر کی مسافت طے کرنے کے بعد فرنکفرٹ کے علاقے نیدر آئش باغ میں قائم مرکز ''بیت السبوح'' پہنچا تو یہاں پر جماعت جرمنی کے بچوں، بوڑھوں، جوانوں اور خواتین کی ایک بڑی تعداد کا اپنے آقا کے لیے استقبال کے لیے جوش و خروش قابل دید تھا۔ ان احباب نے پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے جن پر، جی آیاں نوں، اھلاً وسھلاً ومرحبا، انی معك یا مسرور، جیسے پُر وقار اور دلنشین، الہامی فقرات درج تھے۔ خواتین اور بچے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے پاکیزہ منظوم کلام ''یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی'' کو مترنم آوازوں میں پڑھ رہے تھے۔ جبکہ خدام و انصار نعرہ ہائے تکبیر ''احمدیت زندہ باد'' اور ''حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد'' کے فلک بوس نعروں سے ماحول کو گرما رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے تو ایک بچے نے حضور انور کی خدمت اقدس میں جبکہ ایک بچی نے حضرت بیگم صاحبہ اطال اللہ عمرھا کی خدمت میں پھولوں کے نہایت خوبصورت گلدستے پیش کیے۔ حضور انور نے بچے کے رخسار کو اپنے دست مبارک سے تھپتھپایا اور ہاتھ ہلا کر، سلام کر کے حاضرین کے نعروں اور جذبات کا جواب عطا فرمایا اور اپنی رہائش گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ پونے تین بجے سہ پہر حضور انور مسجد میں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے۔ چار بجکر پچیس منٹ پر حضور انور اپنی قیام گاہ سے باہر تشریف لائے اور بیت السبوح سے قریباً دو کلومیٹر کی مسافت پر نیدر آئش باغ کے رہائشی علاقہ میں فرنکفرٹ کی مقامی امارت کے سابقہ مرکز بیت القیوم (جو بیت السبوح مرکز کے قیام کے بعد جلسہ سالانہ کے سٹور کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور اس میں تین جرمن خاندان بھی رہائش پذیر ہیں) کی طرف تشریف لے گئے اس موقعہ پر محترم امیر صاحب اور دیگر خدام حضور انور کے ہمراہ تھے۔ پانچ بجکر اٹھارہ منٹ پر حضور انور کی ''بیت السبوح'' کے احاطہ میں واپسی ہوئی۔ حضور انور احاطہ میں موجود خواجہ عبدالکریم صاحب کی دکان پر تشریف لے گئے اور پھر حضور انور خدام الاحمدیہ کے ہال میں تشریف لے گئے اور صدر صاحب کو صفائی کی طرف توجہ دینے کی تلقین فرمائی پھر آپ بالائی منزل پر خدام الاحمدیہ کے دفاتر میں تشریف لے گئے اور وہاں موجود خدام کو شرف مصافحہ بخشا۔ رات آٹھ بجے حضور انور نے نماز مغرب و عشاء با جماعت پڑھائیں جس میں نماز عشاء کی چار رکعتیں ادا فرمائی

20 دسمبر 2006۔

نماز فجر کے مقررہ وقت سوا سات بجے حضور انور مسجد میں تشریف لائے اور باجماعت نماز پڑھائی۔ دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت السبوح کے احاطہ میں واقع اپنے دفتر میں تشریف لائے۔ آج حضور سے جرمنی جماعت کے احباب کی ملاقاتوں کا پروگرام تھا چنانچہ حضور انور نے دوپہر ایک بجکر پچیس منٹ تک 54 خاندانوں کے 189 افراد سے فیملی ملاقاتیں فرمائیں جبکہ 13 احباب کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور مسجد میں ہی تشریف فرما رہے اور مربی انچارج جرمنی مکرم حیدر علی صاحب ظفر نے حضور کی اجازت سے ایک جرمن جوڑے Martin Harter اور Zunachst Findet اور دو پاکستانی جوڑوں عالیہ انجم احمد صاحبہ و نوید الاسلام چیمہ صاحب اور فریحہ محمود صاحبہ و محمود اکبر الطاف صاحب کے نکاحوں کا اعلان کیا۔ اعلانِ نکاح کے بعد حضور انور نے دُعا کروائی و فریقین کو مبارک باد دی اور انہیں مصافحہ کا شرف بخشا۔ سہ پہر چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چہل قدمی کے لیے باہر تشریف لائے اور بیت القیوم کی طرف قصد فرمایا۔ بیت القیوم پہنچنے پر حضور انور نے قریبی زمین میں ایک نئے انداز سے ٹریکٹر کے ساتھ ہل چلانے کے طریق کار کو کچھ دیر کے لیے ملاحظہ فرمایا اور اس بارہ میں اپنی ماہرانہ اور قیمتی معلومات سے خدام کو آگاہ فرمایا۔ مکرم امیر صاحب جرمنی کے ساتھ مختلف موضاعات پر گفتگو فرماتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت القیوم سے واپسی فرمائی اور پانچ بجے حضور انور کا بیت السبوح میں ورود ہوا اور پھر آپ اپنی قیام گاہ تشریف لے گئے ساڑھے پانچ بجے شام حضور انور اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں حضور انور نے 49 خاندانوں کے 232 احباب سے فیملی ملاقاتیں فرمائیں۔

باقی صفحہ نمبر ۲ پر

حضور انور کا دورۂ جرمنی، صفحہ اوّل سے آگے

21 دسمبر 2006

صبح سوا سات بجے حضور پُر نور نماز فجر کے لیے تشریف لائے۔ نماز ظہر وعصر سے قبل حضور انور نے اپنی رہائشی دفتر میں ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور میں مصروف رہے۔ دوپہر ڈیڑھ بجے حضور نماز ظہر وعصر کے لیے بیت السبوح تشریف لائے اور دونوں نمازیں جمع اور قصر کر کے پڑھائیں۔ سہ پہر چار بج کر بارہ منٹ پر حضور سیر کے لیے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ قریباً پچیس منٹ نیدر آئش باغ کے مختلف حصوں میں سیر فرمانے کے بعد چار بجکر سینتالیس منٹ پر بیت السبوح واپس تشریف لائے۔

شام ساڑھے پانچ بجے حضور انور نے جرمنی کے دُور و نزدیک کے شہروں سے آئے ہوئے 48 خاندانوں کے 203 افراد کو شرف ملاقات سے نوازا۔ آٹھ بجکر دس منٹ پر نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے لیے تشریف لائے۔

22 دسمبر 2006

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح سوا سات بجے نماز فجر کے لیے تشریف لائے۔ پہلے پہر حضور انور نے اپنے رہائشی دفتر میں مختلف دفتری امور نمٹائے۔ نماز جمعہ کے لیے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دو بجکر پانچ منٹ پر بیت السبوح تشریف لائے۔ خطبہ کے بعد حضور انور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ نمازیوں کی تعداد اڑھائی ہزار کے قریب پہنچ گئی تمام ہالز اور برآمدے پُر ہو جانے کے بعد کچھ لوگوں نے سردی کے باوجود کھلے آسمان تلے اپنے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی۔ سہ پہر چار بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیر کے لیے باہر تشریف لائے۔ مکرم امیر صاحب جرمنی نے حضور انور کی سیر کے لیے بیت السبوح کے شرقی علاقہ میں ایک نئی جگہ تجویز کر رکھی تھی حضور انور نے ازراہ شفقت اس طرف کا قصد فرمایا۔ ایک گھنٹہ کی سیر کے بعد پانچ بجکر پچیس منٹ پر حضور انور کی بیت السبوح میں واپسی ہوئی۔ چھ بجے شام حضور انور اپنے دفتر میں تشریف لائے اور ملاقات کا سلسلہ شروع ہوا جو رات آٹھ بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔ اس دوران حضور انور نے 49 خاندانوں کے 204 افراد جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔ آٹھ بجکر پچیس منٹ پر حضور انور نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے لیے تشریف لائے اور باجماعت نمازیں پڑھائیں۔

23 دسمبر 2006

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح سوا سات بجے نماز فجر کے لیے تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ صبح دس بجکر دس منٹ پر باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کے بعد قافلہ صوبہ Baden Wurtten berg کے شہر Weil der stadt کے لیے روانہ ہوا جہاں خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ Renningen جماعت کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا۔ بیت السبوح سے تقریباً 235 کلو میٹر سفر طے کرنے کے بعد قافلہ دوپہر سوا ایک بجے Renningen پہنچا تو بعض مرکزی عہدیداران، مربیان کرام، ریجنل عہدیداران، مقامی صدر جماعت مکرم سلیم احمد صاحب اور ان کی عاملہ کے بعض ممبران نے حضور انور کا استقبال کیا۔ جماعت کے مرد وزن جو قریب کے تین شہروں Weil der Renningen,stadt اور Leon Berg سے حضور انور کے استقبال کے لیے آئے ہوئے تھے, لوائے احمدیت اور جرمنی کے جھنڈے پر مشتمل چھوٹی چھوٹی جھنڈیاں لہراتے ہوئے نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہے تھے اور بچے اور بچیاں خوش الحانی سے اھلاً وسھلاً ومرحبا، اے مسیحا نفس اے مہ دلبرا، اور جی آیا نوں, جیسے فقرات پڑھ پڑھ کر اپنے آقا کا استقبال کر رہے تھے. اس موقعہ پر علاقہ کے میئر حضرات اور بعض معززین بھی موجود تھے حضور انور جب سٹیج پر تشریف لائے تو پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم کے ساتھ ہوا۔ بعدازاں حضور انور نے شہر کے میئر کو کچھ کہنے کی دعوت دی اور جب میئر سٹیج پر آئے تو حضور انور نے انہیں مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ میئر نے اپنی تقریر میں حضور انور کی خدمت میں سلام اور نیک تمناؤں کا تحفہ پیش کیا۔ میئر نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ جب اس مسجد کے افتتاح کا وقت آئے تو حضور بنفس نفیس تشریف لا کر اس کا افتتاح فرمائیں۔ محترم امیر صاحب جرمنی نے سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جرمنی کے دورہ کی دعوت کو قبول کرنے پر حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور پھر معززین شہر کو خوش آمدید کہا۔ مکرم امیر صاحب نے حضور انور کی خدمت میں عرض کی کہ یہ بیت اس صوبہ کی پہلی مسجد ہے۔ 2007 کے آخر یا 2008 کے شروع تک انشاء اللہ اس مسجد کی تعمیر مکمل ہو جائے گی۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں انسانیت کی سچی خدمت کی توفیق عطا فرمائے، ہم دین کی حقیقی تعلیمات پر عمل کرنے والے ہوں نیز شہر کی خوشحالی اور امن کے لیے ہم حضور کی خدمت میں دعا کے خواستگار ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں فرمایا ''الحمدللہ کہ آپ کو یہاں مسجد بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ جب یہ مسجد تعمیر ہو جائے گئی تو ہر احمدی جو یہ یقین رکھتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ اسلام کے احیاء کے لیے تشریف لائے تھے اور اس لیے آئے تھے کہ اللہ اور بندے کا تعلق مضبوط ہو، وہ اس مسجد کو حضورؑ کی آمد کے اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے عملی طور پر استعمال کرنے کی کوشش کرے گا اور یہ مسجد پانچوں نمازوں کی ادائیگی کے لیے کھلی رہے گئی''۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ جو عام تاثر ہے کہ اسلام سختی کا مذہب ہے اور جبر سے پھیلا ہے اس کے برعکس میئر صاحب سے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ جماعت امن پسند ہے اور یہ کہ یہاں کے احمدی اچھا کام کر رہے ہیں اور ان کے متعلق اچھا تاثر پایا جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ امیر صاحب نے جو کہا تھا کہ کچھ مخالفت ہوئی تھی وہ بھی مسجد کے بعد ختم ہو جائے گی کیوں کہ اس کے ذریعہ سے لوگوں کو جماعت کے بارہ میں علم ہو جائے گا۔ مجھے امید ہے کہ جب مسجد بن جائے گی اور لوگوں کے ذہنوں سے غلط خیالات دور ہو جائیں گے تو میئر صاحب ہمیں 15 ہزار مربع میٹر جگہ مہیا کر دیں گے۔ اب آپ کا کام ہے کہ آپ کس طرح اس کام کو سرانجام دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ اسلام کی صحیح تعلیمات اپنانے والے ہوں اور نیک نمونے پیدا کرنے والے ہوں۔ اپنے خطاب کے آخر میں حضور انور نے میئر صاحبان اور دیگر معززین کا شکریہ ادا کیا۔ اس مختصر پروگرام کے بعد پونے دو بجے سہ پہر مسجد کی باقاعدہ بنیاد رکھنے کی کاروائی شروع ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کے ساتھ مسجد کی بنیاد میں پہلی اینٹ ثبت فرمائی اس کے بعد حضرت بیگم صاحبہ نے اینٹ رکھی اور پھر علی الترتیب مکرم امیر صاحب، مکرم مشنری انچارج صاحب، مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب، مکرم نائب ایڈیشنل وکیل المال صاحب اور جماعت کے مختلف عہدیداران جن میں ریجنل مربی صاحب، نیشنل عاملہ کے بعض ممبران، نیز انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے نیشنل اور لوکل عہدیداران، اسی طرح اس علاقہ کے میئر صاحبان اور بعض معززین شہر نے اینٹیں رکھیں۔ بنیادی اینٹ ثبت فرمانے کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔ روانگی سے قبل مکرم امیر صاحب جرمنی کی درخواست پر میئر صاحبان اور معززین میں سے پانچ افراد کو حضور انور نے مسجد کی تصویر پر مشتمل شیلڈ بطور تحفہ عطاء فرمائی۔ دو بجے دوپہر یہاں سے روانگی ہوئی۔ اڑھائی بجے دوپہر حضور انور نے اسی علاقہ میں کونسل کے سٹی ہال میں نماز ظہر وعصر پڑھائیں۔ اور دعا کے بعد تین بجکر پچپن منٹ پر قافلہ Bensheim کی طرف روانہ ہوا جہاں حضور انور نے نئی تعمیر ہونے والی مسجد بشیر کا افتتاح فرمایا۔

مسجد بشیر کا افتتاح

قریباً 130 کلو میٹر کا سفر طے کر کے قافلہ پانچ بجکر پینتیس منٹ پر Bensheim کی مسجد بشیر کے احاطہ میں پہنچا تو مسجد رنگا رنگ کی روشنیوں سے جگمگا رہی تھی۔ مسجد کے صدر دروازے پر سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا عربی الہام ''انی معک یا مسرور'' بجلی کے نہایت خوبصورت قمقموں کے ساتھ لکھا ہوا تھا۔ حضور انور کے گاڑی سے باہر تشریف لانے پر لوکل امیر مکرم حمید احمد صاحب خالد، مربی سلسلہ مکرم شمشاد احمد صاحب، صدر حلقہ ہیپن ہائیم حافظ عمیر سعید صاحب اور نمائندہ شعبہ سو مساجد نے آپ کا استقبال کیا اور عزیزم راجہ مدثر احمد نے خدمت اقدس میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ حضرت بیگم صاحبہ کا استقبال لجنہ نے کیا اور آپ کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔ علاوہ ازیں اس جماعت کے مرد وزن اور بچے جو حضور انور کے استقبال کے لیے آئے ہوئے تھے لوائے احمدیت اور جرمنی کے جھنڈے کے طرز کی چھوٹی چھوٹی جھنڈیاں لہراتے ہوئے نعرہ تکبیر بلند کر رہے تھے اور بچے اور بچیاں خوش الحانی سے اھلاً وسھلاً ومرحبا، حمد وثنا اُسی کو جو ذات جاودانی۔ ہمارا خلافت پہ ایمان ہے، دین احمد کا جو آج سالار ہے، درود شریف اور جی آیاں نوں جیسے اشعار اور فقرات پڑھ کر اپنے آقا کا پُر جوش استقبال کر رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 25 اگست 2005 کو اپنے دست مبارک سے جس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا، اسی ''مسجد بشیر'' میں آج شام سوا چھ بجے حضور انور نے مغرب وعشاء پڑھا کر اس کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور کی اجازت سے افتتاح کی رسمی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم امیر صاحب جرمنی نے سب سے پہلے حضور انور کی تشریف آوری پر حضور انور کی خدمت میں شکریہ کے جذبات پیش کیے اور پھر مسجد کا مختصر تعارف کروایا۔ مکرم امیر صاحب نے کہا ''جیسا کہ حضور انور نے فرمایا ہے کہ جرمن قوم محنتی اور باعمل ہے، جب ان لوگوں کو سمجھایا جائے اور حقیقت سے انہیں آگاہ کیا جائے تو یہ بخوشی اسے قبول کرتے اور پھر مضبوط تعلق قائم کرتے ہیں۔ جب یہ لوگ ہماری مساجد میں آتے، ملتے اور لٹریچر حاصل کرتے ہیں تو ان کی اکثریت حقیقت کو سمجھ جاتی ہے۔ پس حضور انور کی خدمت اقدس میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو بہترین طریق پر نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا'' الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی جماعت کو بھی مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ مسجد جو خدا تعالیٰ کا گھر ہوتا ہے ہم میں سے ہر کوئی جانتا ہے کہ اس کی تعمیر کیوں کی جاتی ہے اس کے کیا مقاصد ہوتے ہیں، حضور انور نے فرمایا'' جو آیات ابھی تلاوت کی گئی ہیں وہ بھی آپ نے سن لی ہیں کہ خدا کے گھر کی تعمیر میں کیا روح کارفرما ہونی چاہیے۔ پس وہ روح مسجد بنانے والی جماعت کے ہر فرد کے دل میں ہونی چاہئے۔ ان لوگوں یعنی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اس کام کے لیے بہت قربانیاں دیں اس کے باوجود ان کی صدا یہی تھی کہ اے ہمارے رب تو ہماری اس حقیر کوشش کو قبول فرمالے''۔ حضور انور نے فرمایا مسجد بنانے سے آپ کا کام ختم نہیں ہو جاتا بلکہ اور بھی بڑھ جاتا ہے آپ نے دنیا کے سامنے عمارت بنا کر دنیا والوں کو بتا دیا ہے کہ ہم جسے خدا کا گھر کہتے ہیں وہ ایسا ہوتا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں عبادت کے لیے سب اکھٹے ہوتے ہیں۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں ہم نیک جذبات اور قربانی کے جذبات کے ساتھ جمع ہوتے ہیں یہ وہ جگہ ہے جہاں سے ہم پیار ومحبت کا پیغام سب دنیا کو پہنچاتے ہیں یہ وہ جگہ ہے جہاں ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں امن اور آشتی قائم فرمائے اور یہ وہ جگہ ہے جہاں سے ہم آپ کو اپنے ساتھ شامل ہونے کی دعوت دیتے ہیں۔ حضور انور نے ایک شعر کے حوالہ سے فرمایا احمدی کا من تو پاپی نہیں وہ امن اور محبت کا خدائی

پیغام پہنچانے کے لیے یہ عمارت قائم کرتا ہے۔حضور انور نے فرمایا جب میں اس مسجد میں داخل ہو رہا تھا تو دیکھا کہ اس کا کوئی مینار نہیں ہے امیر صاحب نے اس کی وجہ بیان کی ہے لیکن مینار بھی ہونا چاہیے کیوں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ مینار کا ایک خاص تعلق قرار دیا ہے۔لیکن یاد رکھیں کہ مینار بنانے سے کام ختم نہیں ہو جاتا مسجد نبوی جو ایک چھپر کی صورت میں بنائی گئی تھی اس کا تو کوئی مینار نہیں تھا لیکن صحابہ نے اس مسجد کی تعمیر میں اخلاص و وفا کے وہ نمونے قائم کیے جن کی دنیا میں کوئی مثال نہیں ملتی ۔پس اپنے دلوں میں مینار بنائیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے کہ آپ اپنے دلوں کو ٹٹولتے ہوئے تقویٰ پر قائم ہوتے ہوئے دنیا کو مسیح موعودؑ کا پیغام پہنچانے والے ہوں اور دنیا کو بتا دیں کہ ہم اس مسیح موعودؑ کو ماننے والے ہیں۔اللہ تعالیٰ اس مسجد کو ہمیشہ آباد رکھے اور تقویٰ شعار لوگوں سے اسے بھر دے۔

بعد ازاں حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور کچھ دیر کے لیے خواتین کی طرف تشریف لے گئے وہاں سے واپسی پر حضور انور نے مسجد کے صحن میں اخروٹ کا ایک پودا لگایا لوکل امارت کی درخواست پر حضور انور کی اجازت سے لوکل عاملہ کے ممبران اور مسجد کی تعمیر میں مثالی وقار عمل کرنے والے احباب کے حضور انور کیساتھ گروپ فوٹو ہوئے۔حضور انور نے ازراہ شفقت مقامی جماعت کے تمام افراد کو شرف مصافحہ بخشا اور مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل تمام بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور ساڑھے سات بجے قافلہ وہاں سے فرنکفرٹ واپس روانہ ہوا رات آٹھ بجکر دس منٹ پر ''بیت السبوح'' پہنچنے پر حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

24 دسمبر 2006

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح سوا سات بجے نماز فجر کے لیے تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔جرمنی کی جماعت نے دو تاریخی جگہوں کی سیر کا پروگرام حضور انور کی خدمت میں پیش کیا جسے حضور انور نے ازراہ شفقت قبول فرمایا۔ چنانچہ آج schloss Schwetzingen (شویٹ سنگن محل) نامی مشہور باغ اور ہائیڈل برگ کے تاریخی قلعہ کی سیر کی۔

1871ء میں متحدہ جرمنی ریاست وجود میں آئی، پروشیا Prussia کا بادشاہ Wilhelm I اس متحدہ ریاست کا شہنشاہ بنا اور بسمارک، Otto Von Bismarck کو اپنا وزیر اعظم مقرر کیا جو ایک بیدار مغز اور سیاست کے داؤ پیچ سے آگاہی رکھنے والا انسان تھا چنانچہ اس کی کوششوں سے یہ متحدہ ریاست زیادہ مستحکم اور مضبوط ہوئی۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے یورپ کے جن عمائدین کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے خطوط تحریر فرمائے ان میں Bismarck (بسمارک) بھی شامل تھا۔

قافلہ Schwetzingen شہر میں داخل ہوا تو شہر کی انتظامیہ کی طرف سے پولیس کی دو گاڑیوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قافلہ کو Escort کرنا شروع کیا اور جب تک حضور انور اس باغ میں موجود رہے سادہ لباس میں پولیس کے آدمی باغ کے مختلف حصوں میں ڈیوٹی پر مامور رہے۔

شویٹ سنگن (Schwetzingen) کی سیر

پولیس Escort میں حضور انور کا قافلہ گیارہ بجکر پچیس منٹ پر جب مذکورہ باغ پہنچا تو آثار قدیمہ کی ماہر Dr Elisabeth Sudkamp بطور گائیڈ نیز باغ کی ڈائریکٹر کی نمائندگی میں، حضور انور کے استقبال کے لیے گیٹ پر موجود تھیں، ڈائریکٹر کی نمائندہ نے اس باغ کی تصاویر اور معلومات پر مبنی ایک کتاب حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش کی۔ چھٹیوں کی وجہ سے باغ کا قلعہ والا حصہ بند تھا لیکن جرمنی جماعت نے باغ اور قلعہ کو دیکھنے کی اجازت حاصل کرنے کے لیے جب انتظامیہ سے ملاقات کی، انہیں جماعت احمدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے بارہ میں بتایا تو انتظامیہ نے نہ صرف یہ کہ حضور انور کے لیے خاص طور پر قلعہ کھولنے کو اپنے لیے باعث سعادت خیال کیا بلکہ اس شہر کی انتظامیہ نے ازخود قافلہ کے لیے پولیس Escort اور باغ کے اندر سادہ لباس میں پولیس والوں کی ڈیوٹی کا انتظام بھی کیا۔باغ میں ایک جگہ پینٹنگ کی حضور انور نے تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تین جہتی، Three Dimensional تصویر لگتی ہے باغ میں موجود قلعہ کو بادشاہ گرمیوں میں رہائش کے طور پر استعمال کیا کرتے تھے۔1780ء میں اس علاقے کے حکمران KarlTheodor Von Pfalz نے اس باغ میں مختلف مذاہب کے معابد تعمیر کروائے جس کے تحت اس نے ترک باغ کی ایک جانب Barock (بیروک) طرز تعمیر کی نہایت خوبصورت مسجد بھی تعمیر کروائی جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس طرز تعمیر کی دنیا میں یہ واحد مسجد ہے۔مسجد کے بڑے دروازے پر لا الہ الا اللہ اور مسجد کی مختلف جگہوں پر سورۃ لاخلاص اور مختلف دعائیہ عربی کلمات کندہ ہیں۔ان تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو لکھنے والا عربی سے نابلد تھا کیوں کہ ان میں کئی جگہ الفاظ کی کمی بیشی نظر آتی ہے۔مسجد کے سامنے پہنچ کر گائیڈ نے حضور انور سے عرض کی کہ کیا آپ ان تحریرات کو پڑھ سکتے ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں، یہ لکھا ہے سبحان اللہ وبحمدہ۔حضرت بیگم صاحبہ اطال اللہ عمرھا، نے اس گائیڈ سے کہا کہ یہاں ایک جگہ لا الہ الا اللہ بھی لکھا ہے، کیا تمہیں علم ہے کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ گائیڈ کے نفی میں جواب دینے پر آپ نے اسے اس کا مطلب بتایا۔بعد میں حضور انور نے پوری وضاحت سے اس فقرہ کا مطلب گائیڈ کو سمجھایا۔اس مسجد میں تعمیر کا کام ہونے کی وجہ سے چونکہ یہاں نمازیں نہیں پڑھی جا سکتی تھیں، لہذا اس حصہ سے واپس آ کر حضور انور نے ڈیڑھ بجے اسی باغ کے ایک ہال میں نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔نمازوں سے فارغ ہو کر پونے دو بجے قافلہ باغ سے نکل کر قریب ہی ''گوا'' نامی ایک انڈین ریسٹورانٹ پہنچا جس کے ڈائیننگ ہال میں جماعت جرمنی نے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔

ہائیڈل برگ کی سیر

پونے چار بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ ہائیڈل برگ پہنچا جہاں سے اس شہر کے نام کی مناسبت سے ''ہائیڈل برگ قلعہ'' کی سیر کا آغاز ہوا۔یہ قلعہ جو ایک پہاڑ پر واقع ہے

Kurfurst Ruprecht III (نواب رپ ریخت سوم) نامی بادشاہ نے 1398ء سے 1440ء کے عرصہ میں بنوایا تھا۔قلعہ کی چھتوں سے گہرائی میں بہتا دریا ''نیکر'' (Necker) اور اس کے اردگرد ہائیڈ برگ کا شہر نظر آتا ہے۔قلعہ کی عمارت کے اندر داخل ہوتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گائیڈ سے فرمایا کہ آپ نے کہا تھا قلعہ دو بجے بند ہو جاتا ہے۔اس پر گائیڈ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا لیکن آپ کے لیے بند نہیں ہوگا۔قلعہ کے اندر پہلی منزل کے ایک ہال میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بڑی سے خیالی تصویر آویزاں کر کے اسے Chapel (چیپل) یعنی چھوٹی عبادت گاہ بنایا گیا ہے۔واپسی پر حضور انور اس قلعہ میں موجود لائبریری کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں پرانے وقتوں کی چند دستاویزات پڑی ہیں۔یہاں سے چار بجکر بیس منٹ پر قافلہ کی ''بیت السبوح'' کے لیے واپسی ہوئی

مجلس عاملہ انصار اللہ کو ہدایات

پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ کے لیے میٹنگ روم میں تشریف لائے تمام شعبہ جات کا جائزہ لیا قائدین سے ان کے کام کی تفصیل دریافت فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

25 دسمبر 2006ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح سوا سات بجے نماز فجر کے لیے تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔نماز ظہر و عصر سے قبل حضور انور نے اپنی رہائشی دفتر میں ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور نمٹائے۔دوپہر ڈیڑھ بجے حضور انور نماز ظہر کے لیے بیت السبوح تشریف لائے اور دونوں نمازیں پڑھائیں۔

اوبرش باغ کی سیر

سہ پہر تین بجکر بیس منٹ پر حضور انور سیر کے لیے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔مکرم امیر صاحب جرمنی نے سیر کے لیے بیت السبوح سے شمالی جانب Oberechbach (اوبرش باغ) کے علاقہ میں ایک نئی جگہ تجویز کر رکھی تھی۔یہاں کھیتوں کے بیچوں بیچ سائیکل سواروں، پیدل افراد اور زرعی مشینری کے لئے پختہ ٹریک بنے ہوئے تھے۔حضور انور، چار بجکر پینتیس منٹ پر سیر سے واپس آ کر اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے

مجلس عاملہ لجنہ کو ہدایات

شام پانچ بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور میٹنگ روم میں تشریف لائے جہاں لجنہ اماء اللہ جرمنی کی نیشنل عاملہ کے ساتھ حضور انور نے میٹنگ فرمائی۔تمام شعبہ جات کا جائزہ لیا سیکرٹریان سے ان کے کام کی تفصیل دریافت فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کو ہدایات

سات بجکر دس منٹ پر اس میٹنگ کے اختتام پر اسی میٹنگ روم میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی کی نیشنل عاملہ کے ساتھ میٹنگ فرمائی۔تمام شعبہ جات کا جائزہ لیا، مہتممین سے ان کے کام کی تفصیل دریافت فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب وعشاء پڑھائیں۔

26 دسمبر 2006

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح سوا سات بجے نماز فجر کے لیے تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور دوپہر ایک بجکر چالیس منٹ تک آپ نے جرمنی جماعت کے 60 خاندانوں کے 291 افراد اور انفرادی ملاقات کے لیے آئے ہوئے 17 احباب کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔ایک بجکر پچاس منٹ پر حضور انور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے لیے مسجد تشریف لائے اور دونوں نمازیں پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے ازراہ شفقت جرمنی جماعت کے 20 خوش نصیب بچوں اور 37 خوش نصیب بچیوں کی تقریب آمین میں شمولیت فرمائی اور ہر بچہ اور بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام فرمایا۔بعد ازاں ساڑھے چار بجے حضور انور سیر کے لیے تشریف لائے اور مکرم امیر صاحب کی درخواست پر بیت السبوح سے دس منٹ کی ڈرائیو پر Friedrichsdrof کے علاقہ میں تشریف لے گئے جہاں بڑے بڑے تناور درختوں کے جنگل میں نیم پختہ ٹریک بنے ہوئے تھے۔سوا پانچ بجے تک حضور انور نے یہاں سیر فرمائی۔ پانچ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور رات سوا آٹھ بجے تک 51 خاندانوں کے 225 افراد کو شرف ملاقات سے نوازا۔آٹھ بجکر پچیس منٹ پر حضور انور نماز مغرب و عشاء کے لیے مسجد تشریف لائے اور دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

27 دسمبر 2007ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح سوا سات بجے نماز فجر کے لیے تشریف لائے اور نماز پڑھائی نماز ظہر و عصر سے قبل حضور انور نے اپنے رہائشی دفتر میں ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور نمٹائے۔دوپہر ڈیڑھ بجے حضور نماز ظہر وعصر کے لیے مسجد تشریف لائے اور دونوں نمازیں پڑھائیں اور پھر اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔ٹھیک پانچ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لے آئے اور رات سوا آٹھ بجے تک 45 خاندانوں کے 183 کو شرف ملاقات سے نوازا۔جس کے بعد نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔(باقی آئندہ انشاء اللہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Vol. 12 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 2
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

نماز سنٹر فورس ہائیم میں سکول کے طلباء وطالبات کی آمد

پروگرام ''اسلامی عبادت گاہ'' اور مجلس سوال وجواب کا انعقاد

مورخہ 9 دسمبر 2006ء بروز ہفتہ نماز سنٹر فورس ہائیم میں جماعت فورس ہائیم اور مجلس انصاراللہ فورس ہائیم کے اشتراک سے مقامی اسکول ،(Insel Schule) کے طلباء اور طالبات کے ساتھ ایک نہایت کامیاب مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہوا۔

Insel اسکول کے شعبہ تھیالوجی کے استاد جناب ڈاکٹر فرانز (Dr.Franz Littman) نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ وہ آٹھویں کلاس کے ہمراہ احمدیہ نماز سنٹر کا دورہ کرنا چاہتے ہیں۔چنانچہ ان کی خواہش پر یہ پروگرام طے پایا۔موصوف قبل ازیں ترک اور عرب اقوام کی تعمیر کردہ مساجد کا دورہ کر چکے ہیں۔اس پروگرام کا موضوع اسلامی عبادت گاہ یعنی ''مسجد'' مقرر کیا گیا تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔اس کا جرمن ترجمہ پیش کرنے کے بعد مرکز سے تشریف لائے ہوئے مکرم وسیم غفار صاحب نے نہایت محنت سے تیار کیا ہوا پروگرام اپنے کمپیوٹر کے ذریعہ بہت خوبصورت انداز میں حاضرین کے سامنے پیش کیا۔آپ نے طلباء کو اسلام کا تعارف کرواتے ہوئے ارکان اسلام اور ارکان ایمان کی تشریح بیان کی نیز اسلامی عبادت ،اسکا فلسفہ،اس کی ادائیگی کا طریقہ،تصاویر کے ذریعہ پیش کیا۔اس کے بعد مسجد کے معنی،اس کی مختصر تاریخ،انکی تعمیر ،اسلام میں مساجد کا مقام،ان کی معاشرے میں اہمیت،اسلام کی ابتدائی مساجد کا تصویری تعارف، جرمنی میں احمدیہ مساجد کا تعارف وغیرہ پیش کیا۔دورانِ پروگرام ۴۵ طلباء اور ۴ اساتذہ کے مختلف سوالات کے جوابات بھی دیے جاتے رہے۔اس موقع پر مہمانوں کے لئے جماعتی تعارف پر مشتمل تصویری نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا نیز بک سٹال کا انتظام بھی تھا ۔طلباء نے خصوصی طور پر کتب ولٹریچر میں دلچسپی لی اور تقریباً ۲۰۰ کے قریب پمفلٹ حاصل لئے۔ طلباء و طالبات نے اس پروگرام اور نماز سنٹر کے دورہ پر خوشی کا اظہار کیا۔اکثر طالبات نے دوران پروگرام اپنا سر رومال کے ذریعے ڈھانپے رکھا۔اسی طرح اساتذہ نے بھی اس پروگرام کو سراہا اور مسجد میں دعوت دینے پر شکریہ کا اظہار کیا۔ایک استانی صاحبہ نے بتایا کہ وہ یہودیوں کی عبادت گاہ،کیتھولک چرچ اور انگلش چرچ میں بھی طلباء کے ساتھ گئی ہیں مگر کسی نے اس طرح خوش آمدید نہ کہا اور نہ ہی اتنی معلومات پر مبنی کوئی پروگرام پیش کیا۔انہوں نے آئندہ بھی ایسے پروگرام منعقد کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔آخر میں اسکول کی لائبریری کے لئے ۴ جرمن کتابوں کا سیٹ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب کا تحفہ دیا گیا۔جوانہوں نے شکریہ کے ساتھ وصول کیا۔

(رپورٹ۔سلیم احمد شاہد،زعیم مجلس وصدر جماعت فورس ہائیم)

مسجد ''فضل عمر'' ہمبرگ میں ایک نشست

مورخہ ۲۹ نومبر ۲۰۰۶ء کو ہمبرگ سٹی کے زیر اہتمام مسجد ''فضل عمر'' میں ایک نشست کا انعقاد ہوا جس کا موضوع ''Islam und Integration'' رکھا گیا تھا۔مقررہ وقت چھ بجے شام تلاوت قُرآن کریم سے اس نشست کا آغاز ہوا،جس کا اُردو اور جرمن ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔مکرم سمیع کھوکھر صاحب نے مہمانوں کو جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کیا۔جس کے بعد مکرم آصف ملک صاحب نے ''Islam und Integration'' کے موضوع پر اپنا مقالہ پڑھا۔جناب Reiner Schuls صاحب جو صوبائی حکومتی کمیٹی برائے Integration کے صدر ہیں ،اور جرنلسٹ کا کام بھی کرتے ہیں، نے اپنی تقریر میں حکومت کا موقف پیش کیا اور یہ بھی کہا کہ آج انہیں جماعت احمدیہ کے بارے میں صحیح معلومات ملی ہیں۔اس نشست میں سیاسی پارٹیوں CDU,SPD کے ممبران نے بھی شرکت کی۔اس کے علاوہ ایک خاتون پولیس افسر اور ''لُفٹ ہنزا'' جرمن قومی ایرلائن کے ایک کپٹن اپنے خاندان سمیت شامل ہوئے مہمانوں نے مسلمان بچے وبچیوں کا اسکول کے ساتھ ٹرپ اور تیراکی میں حصہ لینا،جیسے سوالات بھی کیئے جن کے تسلی بخش جوابات مکرم فضل الرحمٰن صاحب نے دیئے۔اور حضرت مسیح موعودؑ کا خاص طور پر تصویر کے حوالے سے تعارف بھی کروایا۔اکثر مہمانوں نے نشست کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا اور خواہش ظاہر کی کہ ایسی مجالس اکثر منعقد ہونی ضروری ہیں تا ہمیں ایک دوسرے کو بہتر طور پر سمجھنے کا موقع ملے۔تیس مہمانوں اور تقریباً اتنے ہی میزبانوں پر مشتمل یہ نشست اگھنٹہ تیس منٹ تک جاری رہی۔(رپورٹ۔حبیب احمد عمر،سیکرٹری تبلیغ)

اسلامی ملکوں میں عیسائیوں کو گرجا تعمیر کرنے کی اجازت کیوں نہیں

Gernsheim میں تیرھویں کلاس کے طلباء اور طالبات کو اسلام کا تعارف

امارت ریڈ شٹڈ ،گوڈیلاؤ کے حلقہ میں ایک احمدی خاتون کی جرمن سہیلی نے شہر گینر ہایم (Gernsheim) کے گمنازیم (ہائی اسکول) میں تیرھویں کلاس کے طلباء و طالبات کے لئے اسلام کا تعارف کروانے کی تحریک کی اور اسکول ٹیچر جناب براؤن (Herr.Braun) کے ساتھ پروگرام ترتیب دیا۔

مورخہ ۱۵ نومبر ۲۰۰۶ء بروز بدھ خاکسار (سیکرٹری تبلیغ مظفر محمود) اور تین لجنہ کی ممبرات دُعا کر کے گوڈیلاؤ سے رُخصت ہوئے۔اسکول کے کمرہ نمبر ۸۰۴ میں ٹیچر کے علاوہ ۲۲ طلباء اور طالبات موجود تھے۔سب سے پہلے ہم نے اسلام کا تعارف کروایا۔ارکانِ ایمان،اور ارکانِ اسلام بیان کرنے کے بعد مُختصراً حضرت محمد ﷺ کی مکّی اور مدنی زندگی کے حالات بیان کئے۔اب سوالات کا مرحلہ آیا۔اُستاد نے خود اور ایک طالبعلم نے خُوب تیاری کی ہوئی تھی۔اخبارات سے اسلامی ممالک میں ہونے والے منفی واقعات کو پیش کر کے اسلام کی غلط تصویر کھینچنے کی کوشش کی۔اس سوال کے جواب میں کہ اسلام میں عورت کا کیا مقام ہے،اور عورت کو مارنے کی اجازت ہے،ہم نے عورت کا مقام بیان کرتے ہوئے قُرآن کریم کی سورۃ النّحل کی آیت ۹۸ اور آیت ۷۳ و سورۃ النّساء کی آیت ۲۰،۲۱ نیز سورۃ البقرہ ،آیت ۱۸۸ پیش کیں۔عورت کو بدنی سزا دینے کے متعلق ہم نے کہا کہ یہ ایک استثنائی مسئلہ ہے جو طویل تربیتی طریق کار کے بعد انتہائی صورت میں پیش آسکتا ہے۔اس طرح کے معاملہ میں بائیبل میں تو سخت سزائیں لکھی ہوئی ہیں یہاں تک کے جان سے مار دینے تک کا حکم ہے۔بائیبل سے اس کے متعلق یہ حوالے پڑھے گئے۔احبار،باب ۲۰،آیت ۱۰۔استثناء،باب ۲۲،آیت ۲۳،۲۴ مزید تائیدی حوالہ متی کی انجیل باب ۵،آیت ۱۷،۲۰ کا دیا۔اسلام میں پردہ اور چار شادیوں جیسے سوالات کے بھی جوابات دئے گئے

ایک سوال یہ تھا کہ اسلامی ممالک میں عیسائیوں کو گرجا گھر تعمیر کرنے کی اجازت کیوں نہیں۔اس کے جواب میں ہم نے کہا کہ صرف سعودیہ عرب میں گرجا تعمیر کرنے کی اجازت نہیں اور اس کی قصور وار وہاں کی حکومت ہے۔اسلام میں تو اس کی ممانعت نہیں ۔پاکستان میں عیسائیوں کے پچاس ہزار سے زائد گرجے ہیں۔صرف کراچی شہر میں پانچ سو کے قریب عیسائی گرجے ہیں۔ مزید یہ کہ ساری دُنیا میں بائیبل کا اُردو ترجمہ،لاہور شہر کی بائیبل سوسائٹی،انارکلی سے سپلائی کیا جاتا ہے۔اسلام نے قرآن کریم کی سورت الکہف،آیت ۳۰ اور سورت البقرہ آیت ۲۵۷ میں مذہبی آزادی دی ہے۔

اب رہا جہاد کا سوال تو اسلام میں جہاد کا تصور اور ہے لیکن اخبارات میں اس لفظ کو غلط استعمال کر کے اسلام کو بدنام کیا جا رہا ہے۔جہاد کا مطلب ہے کوشش کرنا۔ قُرآن کے مطابق اسلام میں جہاد یہ ہے کہ،

(۱) اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرو،نیکی کی عادت ڈالو، بدی سے رُکو۔(۲) اپنے قلم سے اپنی زبان سے نیکی کی باتیں پھیلاؤ،یہ جہاد ہے۔(۳) مال کے ذریعہ غریبوں کی مدد کرو،یہ جہاد ہے (۴) دُشمن کے حملے کا جواب دینا تا اپنی جان بچائی جائے یعنی دفاع کرنا،یہ بھی جہاد ہے اس کی تشریح میں بتایا کہ جب نبی کریم ﷺ مکّہ میں ستائے جانے کے بعد مدینہ چلے گئے اور مکّہ کے لوگوں نے مدینہ پر حملہ کر کے اُن کو مٹانے کی کوشش کی تو مجبوراً مسلمانوں نے دفاعی جنگیں لڑیں۔مزید یہ کہ عراق اور افغانستان کی جنگیں تیل اور گیس پر قبضہ کرنے کے لئے کی گئیں ہیں۔جرمنی میں نعرہ لگا تھا '' Kein Blut für öl ''یعنی تیل کے لئے خون نہ بہائیں۔شمالی آئرلینڈ میں عیسائیوں کے درمیان فسادات ہوتے رہتے ہیں تو کیا ان کو صلیبی جنگیں کہا جائے۔

Worms شہر میں عید ملن پارٹی کا انعقاد

پچھلے دنوں جرمنی کے شہر Worms میں رہنے والے احمدیوں نے اپنے ہمسائیوں کے ساتھ عید ملن پارٹی منائی۔جس میں پچاس افراد نے شمولیت کی۔جرمن کے علاوہ دوسری قوموں کے بسنے والے افراد کو بھی اس پارٹی میں شمولیت کی دعوت دی گئی تھی۔دنیا میں رائج رسومات کے برخلاف اس پارٹی کا آغاز تلاوت قرآنِ کریم سے ہوا جو ایک احمدی بچے کوکب اسلام الدین صاحب نے کی اور اس کا جرمن ترجمہ بھی پیش کیا۔احمدی بچی نے رمضان کا تعارف پیش کیا جس کے بعد ''مسلمانوں کی عید'' کے بارے میں معلومات پر مبنی تقریر ہوئی۔

اس کے بعد محمد اسلام الدین صاحب جو مقامی شہر کی انتظامیہ میں غیر ملکیوں کے نمائندہ ہیں، نے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔جماعت کے اطفال عزیزم نعمان،عدنان،اور کریم نے جرمن زبان میں ایک نظم پڑھ کر سنائی۔اس پروگرام کی رپورٹ شہر کے تین اخباروں نے بمع تصاویر شائع کی۔شامل ہونے والے افراد اور اہلیانِ شہر نے اس پروگرام کو بہت سراہا۔

(رپورٹ۔شیخ عبدالطیف،صدر جماعت آئش وارمز)

ہمیں مذہب کی کیوں ضرورت ہے

کیل شہر میں سوال جواب کا ایک کامیاب پروگرام

مورخہ 28 نومبر 2006ء کو کیل شہر کی خوبصورت مسجد ''بیت الحبیب'' میں جرمن مہمانوں کے ساتھ ایک کامیاب پروگرام منعقد ہوا جس کا عنوان ''ہمیں مذہب کی کیوں ضرورت ہے'' تھا۔اس پروگرام میں علاقہ کے میئر،Herr Heckrodt اور شہر کیل کے غیر ملکیوں کی کمیٹی کی سربراہ Frau Bergit نے بھی شرکت کی۔اس میٹنگ کا آغاز تلاوت قُرآن کریم سے ہوا جو مکرم ساجد احمد نسیم صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ان آیات کا جرمن ترجمہ مکرم نعیم احمد صاحب قائد مجلس کیل نے کیا اور مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ کا تعارف بھی کروایا۔اس کے بعد مکرم مربی صاحب نے آج کے عنوان پر تقریر کی اور مہمانوں کو سوالات کی دعوت دی نیز ان کے جوابات بھی دیئے۔ Frau Bergit نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کی تعریف کی ۔نیز آئندہ منعقد ہونے والے پروگراموں کی تفصیل بھی بتائی۔مکرم مربی صاحب نے اُن کا اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔چند مہمانوں نے جماعت کے بارے میں اپنے تأثرات رجسٹر میں درج کئے۔کھانے کے بعد رات 15-22 پر میٹنگ کا اختتام ہوا۔

(رپورٹ۔اشفاق احمد سندھو)